بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳ ۔ رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہار شنبہ

جلد ۳۲ | ۱۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۳ ہش | ۱۶ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۰ مئی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۰۸

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۹ ماہ ہجرت۔ گذشتہ شب سوا بارہ بجے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ڈلہوزی پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ مغرب و عشاء کی نمازیں حضور نے جمع کرکے پڑھائیں۔ اور کچھ دیر مجلس میں تشریف فرما رہے۔

قادیان ۹ ہجرت۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سردرد کی وجہ سے ضعف کی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرما دیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کو ابھی تک دن کیوقت حرارت ہو جاتی ہے۔ کامل صحت کے لئے دُعا کی جائے۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی صحت کے لئے احباب جماعت درد دل سے دُعا جاری رکھیں ——— مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب کے پیٹ پر پھوڑا نکلا ہوا

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۶ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

رویتِ الٰہی۔ زیارتِ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور زیارتِ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق رویا

فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

(حصہ اوّل)

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

فرمایا۔ آج میں سوچ رہا تھا۔ کہ جہانتک مجھے یاد ہے۔ اب تک مجھے ۹ دفعہ اللہ تعالےٰ کی زیارت ہوئی ہے۔ چار دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی ہے۔ اور بارہ ۱۲ دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد آپکی زیارت ہوئی ہے۔ ممکن ہے ان کے علاوہ بھی کوئی خواب ہو۔ اگر کوئی اور خوابیں یاد آگئیں تو اُن کا پھر ذکر کر دیا جائے گا۔

رویت الٰہی کے کشفی نظارے

(۱)

اللہ تعالےٰ کی پہلی زیارت اس طرح ہوئی کہ ۱۹۰۳ء یا ۱۹۰۴ء میں جبکہ میری عمر قریبًا پندرہ سولہ سال کی تھی۔ میں نے دیکھا۔ کہ ان کمروں میں سے ایک کمرہ میں کہ جن میں مدرسہ احمدیہ کے لڑکے آج کل پڑھتے ہیں۔ یعنی وہ کمرے کہ جو کنوئیں کے سامنے ہیں۔ اُن میں سے درمیانی کمرہ میں ہم کچھ لوگ بیٹھے ہیں۔ گو وہ آدمی جو نظر آتے ہیں تھوڑے سے ہیں۔ مگر خیال یہ ہے۔ کہ یہاں ساری دنیا کے لوگ جمع ہیں۔ ماضی کے بھی اور حال اور مستقبل کے بھی۔ گویا وہ محشر کا دن ہے۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کے انتظار میں ہیں۔ کہ وہ آئے ہمارا حساب لے اور فیصلہ فرمائے۔ ایک میز لگی ہوئی ہے جس کے سامنے ایک کرسی بچھی ہے۔ اور چند فرشتے دائیں بائیں کھڑے ہیں۔ اتنے میں مَیں نے دیکھا۔ کہ ایک نہایت حسین نوجوان جو نہ دُبلا ہے نہ بہت موٹا۔ اُس کا رنگ سفید ہے اور جسم نہایت مضبوط۔ اُس کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اور رویاء میں مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ اللہ تعالےٰ ہے۔ اور ہم سب اس گھبراہٹ اور پریشانی میں ہیں۔ کہ کیا انجام ہوگا۔ اتنے میں اللہ تعالےٰ نے ایک شخص کے سامنے کئے جانے کا حکم دیا۔

جب فرشتے اُسے اللہ تعالیٰ کے سامنے لیکر آئے تو اللہ تعالےٰ نے اُس سے کوئی سوال کیا۔ مگر لفظوں میں نہیں۔ بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سامنے آنے پر سوال خود بخود ہو گیا۔ اور اُسے معلوم ہو گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اُس سے کیا سوال کیا ہے۔ گویا جیسے القاء ہوتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی اس پر نگاہ پڑتے ہی اُسے معلوم ہو گیا۔ کہ خدا نے اُس سے یہ سوال کیا ہے۔ جواب میں وہ بھی بولا نہیں بلکہ خاموشی میں ہی اُس نے اللہ تعالیٰ کے سوال کا جواب دیدیا۔ اس کے بعد اس کی حالت میں یکدم تغیر پیدا ہونا شروع ہُوا۔ اور عجیب قسم کا حسن اور خوبصورتی اور جلال اس کے چہرہ پر ظاہر ہُوا۔ اور اس کا سارا جسم نور بن گیا۔ اس پر خدا تعالےٰ نے اشارہ کیا۔ اور فرشتے اُسے ایک کمرہ کی طرف لے گئے جس کے متعلق یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ جنت ہے۔ انہوں نے جنت کا دروازہ کھولا۔ اور اُسے نہایت ادب اور احترام کے ساتھ اندر داخل کر دیا۔ پھر ایک اور شخص کو خدا تعالیٰ نے آگے لانے کا حکم دیا۔ جو بظاہر نہایت حسین اور خوبصورت نوجوان تھا۔ جب وہ سامنے لایا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف دیکھا۔ مگر اس سے کوئی سوال نہیں کیا۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی نظروں میں ہی سارے سوال ہو گئے۔ ان سوالات کا اس شخص نے جو جواب دیا۔ اس کا بھی ہمیں پتہ نہیں لگا۔ مگر معًا اسکی شکل تبدیل ہونی شروع ہوئی۔ اس پر ضعف کے آثار ظاہر ہوئے۔ پھر ضعف بڑھتا چلا گیا۔ یہانتک کہ بڑھاپا اس پر وارد ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ اس کا گوشت۔ اُس کی ہڈیاں اور اس کے تمام عضلات کھال کے اندر یوں نرم ہونے شروع ہوئے۔ جیسے موم وغیرہ پگھل کر سیال ہو جاتا ہے۔ ہم نے محسوس کیا۔ کہ اس کی کھال کے نیچے کی ہر چیز پیپ بن گئی ہے۔ اور وہ سر سے پیر تک پیپ کا تھیلا بن کر رہ گیا ہے۔ تب خدا تعالےٰ نے فرشتوں سے کہا۔ کہ اسے لے جاؤ اور جہنم میں داخل کر دو۔ اس وقت میں نے ایک نہایت عجیب رحمت کا نظارہ دیکھا۔ کہ فرشتوں نے جس وقت جنتی کو جنت میں داخل کیا۔ اس وقت تو دروازہ کھول کر رکھا۔ یہاں تک کہ جنت کی ہوائیں باہر والوں کو بھی لگیں۔ اور انہوں نے بھی جنت کا نظارہ دیکھا۔ مگر جب دوزخی کو انہوں نے دوزخ میں داخل کیا۔ تو دروازے کو نہایت تھوڑا سا کھولا۔ اور آگے خود دوڑ کر کھڑے ہو گئے۔ اور پھر اُسے اندر دھکیل کر دروازہ فورًا ہی بند کر دیا۔ تاکہ وہاں کی مسموم ہوائیں دوسروں کو نہ چھوئیں۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ خدا تعالےٰ کھڑا ہو گیا۔ اور اُس نے فرمایا۔ اس وقت بس اتنا ہی حساب لینا تھا۔ ابھی محشر کا دن نہیں آیا۔ مگر شاید تم میں سے بعض لوگ اپنا انجام دیکھنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی پیٹھ کی طرف دیکھیں۔ جس کی پیٹھ کی طرف کی دیوار کی کچھ اینٹیں پکی ہوں گی وہ جنتی ہے اور جس کی کچی ہوں گی۔ وہ دوزخی ہے۔ یہ کہہ کر اللہ تعالےٰ تو چلا گیا۔ مگر ہم لوگ

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی خیر و عافیت کیلئے دعا کی جائے

مکرم محترم میاں عبد الرحیم احمد صاحب کی حالت ابھی تک تشویشناک ہے اور اس بات کی بے حد ضرورت ہے۔ کہ انکی خیر و عافیت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ نماز تہجد اور خاص دعاؤں کے اوقات میں احباب کو اس مخلص اور فدائے احمدیت نوجوان کیلئے خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

جو وہاں بیٹھے تھے۔ خاموشی سے بیٹھے رہے کسی کو یہ جرأت نہ تھی۔ کہ مڑ کر پیٹھ کی طرف دیکھے۔ ہم بیٹھے رہے۔ بیٹھے رہے اور بیٹھے رہے۔ اور وقت گذرتا گیا۔ گذرتا گیا اور گذرتا گیا۔ جب ایک کافی عرصہ گذر گیا تو میرے دل میں ایک خیال پیدا ہوا۔ میں نے دیکھا۔ کہ میرے دائیں طرف حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں۔ میں ان کی طرف جھکا۔ اور کہا کہ مجھ سے تو پیچھے مڑ کر دیکھا نہیں جاتا۔ انہوں نے فرمایا۔ میری بھی یہی حالت ہے۔ میں نے کہا۔ مجھے ایک خیال آیا ہے۔ میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا ہوں۔ اور آپ میری پیٹھ کے پیچھے دیکھیں۔ اس پر انہوں نے میری پیٹھ کے پیچھے دیکھا۔ اور میں نے ان کی پیٹھ کے پیچھے۔ اور ایک ہی وقت میں ہم دونوں چلّائے۔ کہ پیچھے اینٹیں

خدمتِ دین کیلئے زندگی وقف کرنیوالوں کو ضروری اطلاع

خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے والے احباب انٹرویو کے لئے قادیان آنے کی خاطر بالکل تیار رہیں۔ جن کو انٹرویو کے لئے بلایا جائے۔ وہ فوراً ہی تشریف لے آئیں۔ انشاء اللہ انکو جلدی بلایا جائے گا۔

انچارج تحریک جدید قادیان

لگی ہیں۔ اور جیسا کہ شدید خوشی کی حالت میں جب وہ شدید مایوسی کے بعد پیدا ہو۔ انسان کے قویٰ مضمحل ہو جاتے ہیں۔ ہمارے جسم ڈھیلے ہو کر زمین پر گر گئے۔ اور میری آنکھ کھل گئی۔

(۲)

ایک دفعہ میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ جیسے فوجی سپاہیوں کی قطار ہوتی ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ ایک قطار میں کھڑے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ ان سب کو پریڈ کرا رہا ہے۔ میں بھی اسی جگہ ہوں۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے وہاں ایک لکیر کھینچی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ جو لوگ اس لکیر سے آگے گذر جائینگے وہ جنتی ہوں گے۔ میں بھی آگے بڑھتے بڑھتے اس لکیر پر سے گذر گیا۔ جب میں گذرا تو یکدم میرے منہ سے نکلا۔ کہ میں بھی یہاں پہنچ گیا۔ اور یہ کہتے ہی میری آنکھ کھل گئی۔

(۳)

مجھے ایک دفعہ سخت مشکل پیش آئی۔ ایسی کہ فکر سے میری کمر جھکی جاتی تھی۔ اور میں سمجھتا تھا۔ کہ اس روک کو دور کرنے کے ظاہری سامان مفقود ہیں۔ میں نے دعا کی۔ مگر جب نتیجہ میں دیر ہونے لگی۔ تو میں نے عہد کیا کہ میں اُس وقت تک کہ دعا قبول ہو زمین پر سویا کرونگا۔ چارپائی پر نہ لیٹونگا۔ چنانچہ میں زمین پر سویا۔ آدھی رات کے قریب میں نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ عورت کی شکل میں جسے میں اپنی والدہ سمجھتا ہوں آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک باریک سی چھڑی ہے۔ جو درخت کی تازہ کٹی ہوئی باریک شاخ معلوم ہوتی ہے۔ اس کے سر پر کچھ پتے بھی لگے ہوئے ہیں۔ چہرہ سے یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ غصہ ہے۔ مگر اس غصہ کے اندر پیار کی جھلک بھی نظر آتی ہے۔ میرے قریب آکر اور چھڑی کو گھماتے ہوئے اس تمثیل نے مجھے کہا۔ کہ چارپائی پر لیٹتا ہے کہ نہیں۔ چارپائی پر لیٹتا ہے کہ نہیں۔ پھر اُس نے مجھے آہستہ سے چھڑی مارنی چاہی۔ جیسے اس شخص کو تنبیہ کرتے ہیں۔ جس کے متعلق پیار کا غلبہ ہوتا ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ چھڑی مجھے لگی یا نہیں۔ مگر میں معاً کود کر چارپائی پر چلا گیا۔ عجیب بات یہ ہے کہ رویا میں جس وقت میں کُود کر چارپائی پر جا لیٹا۔ اس کے ساتھ ہی ظاہری طور پر بھی میں چارپائی پر کود کر جا لیٹا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس محبت کو دیکھ کر کہ میری اسقدر تکلیف بھی اس سے برداشت نہ ہوئی میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ اس کے بعد دوسرے ہی دن وہ بات جس کا مجھے فکر تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حل ہو گئی۔

(۴)

جب غیر مبایعین کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درجہ کو گھٹایا جانے لگا۔ تو اس وقت میں نے خدا تعالےٰ کو دیکھا اور اُس نے مجھے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی تھے۔ میں نے رویا دیکھا۔ کہ میں پہاڑیوں پر سے گذر رہا ہوں۔ گذرتے گذرتے ایک مقام پر میں نے خدا تعالےٰ کا بہت بڑا جلوہ دیکھا۔ اس وقت میں نے اپنے آپ کو خدا تعالےٰ کے سامنے کھڑا ہوا پایا اور اللہ تعالےٰ نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت پر یقین دلایا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں۔ مگر مفہوم یہی تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں۔

(۵)

ایک دفعہ میں نے رویا میں دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی بہت سی عاشق روحیں ایک پہاڑی درّہ میں سے مستانہ وار گذر رہی ہیں۔ میں بھی انہی عاشق روحوں میں شامل ہوں۔ چلتے چلتے دُور سے روشنی کی ایک تیز شعاع نظر آئی۔ وہ ویسی ہی تیز روشنی تھی۔ جیسے رات کو موٹر آ رہی ہو۔ تو اس کے سامنے روشنی ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مجھے ملائکہ کے گانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ جو بہت خوش الحانی سے کچھ شعر پڑھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ روشنی اور زیادہ تیز ہوئی۔ پھر اور زیادہ تیز ہوئی۔ یہانتک کہ وہ روشنی اتنی تیز ہو گئی۔ کہ آنکھ اس پر جم نہیں سکتی تھی۔ جوں جوں وہ روشنی تیز ہوتی چلی گئی۔ ملائکہ کی تسبیحیں بھی بہت بلند ہو گئیں۔ اسوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر الہامی طور پر میری زبان پر جاری ہوا۔ کہ

ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز
جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا

خدمتِ دین کا بہترین موقعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ملفوظات قلمبند کرنیکیلئے جامعہ احمدیہ کے ایسے تعلیمیافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو زود نویس ہوں اور کچھ عرصہ کی تربیت کے بعد حضور کی تقریریں قلمبند کر سکیں۔ تنخواہ کا گریڈ معقول دیا جائیگا۔ جو مبلغین کے گریڈ سے بھی زیادہ ہوگا۔ درخواستیں جلد ارسال کی جائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

(۶)

جب مسجد لنڈن کے لئے میں نے چندہ کی تحریک کی۔ تو اسوقت رویا میں مَیں نے دیکھا۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کے حضور دوزانو بیٹھا ہوں اور مسجد لنڈن کا معاملہ خدا تعالےٰ کے حضور پیش کر رہا ہوں۔ اسی دوران میں خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ جماعت کو چاہیئے "جد" سے کام لیں۔ "ہزل" سے کام نہ لیں۔ جد کا لفظ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اسکے مقابلہ میں دوسرا لفظ "ہزل" اسی حالت میں معاً میرے دل میں آیا۔ جسکے معنے یہ تھے۔ کہ جماعت کو چاہیئے۔ اس کام میں سنجیدگی اور نیک نیتی سے کام لے۔ ہنسی اور محض واہ واہ کے لئے کوشش نہ کرے۔

(۷)

غالباً ۱۹۱۰ء کی بات ہے کہ قادیان میں طاعون پھیلی ایک روز مجھے بھی بخار ہو گیا اور مجھے شبہ پیدا ہوا۔ کہ یہ کہیں طاعون نہ ہو۔ کیونکہ بخار کے ساتھ میری بغل میں کچھ ورم اور درد کی بھی شکایت ہو گئی تھی۔

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم کی علالت

گجرات ۷ مئی۔ آج خادم صاحب کے بخار کا نواں دن ہے۔ کل درجہ حرارت ۱۰۲ء۲ تک گیا۔ آٹھ بجے شب سے لیکر رات کے بارہ بجے تک سخت گھبراہٹ اور بے چینی رہی۔ کمزوری اور نقاہت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ صحت بخشے۔

خاکسار
ملک برکت علی از گجرات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(299)

میں اس وقت کمرہ کے اندر چلا گیا۔ اور اندر سے دروازہ بند کر کے لیٹ گیا۔ اور سوچنے لگا۔ کہ اللہ تعالےٰ کا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے یہ وعدہ تھا کہ انی احافظ کل من فی الدار اور خدا اپنے وعدوں کو جھٹلایا نہیں کرتا۔ مگر اب میں اپنے آپ میں طاعون کے آثار پاتا ہوں۔ لیکن پھر میں نے اپنے نفس کو یہ کہہ کر تسلی دی۔ کہ یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وعدہ تھا اور یہ فیوض اور برکات الٰہی کے زمانہ میں رہیں۔ اب چونکہ آپ اس دنیا میں نہیں ہیں۔ اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا نہیں ہوا۔ بہرحال میں نے اس وقت دعا کرنی شروع کی۔ کہ یا اللہ مجھے شماتت اعداء کا موجب نہ بنا۔ میں یہ دعا کر ہی رہا تھا۔ کہ یکدم کشفی حالت مجھ پر طاری ہوئی۔ یہ کمرہ وہ تھا جہاں کتاب "صادقوں کی روشنی کو کون دور کر سکتا ہے" لکھی گئی تھی۔ اور دوسری منزل ہے۔ اس کا نچلا کمرہ آج کل میاں بشیر احمد صاحب کے گھر کا حصہ ہے۔ اور اوپر کے کمرہ میں جس میں یہ نظارہ دیکھا اُم ناصر اپنے کپڑے رکھتی ہیں۔ اس کی جنوبی دیوار کے ساتھ ایک قالین تھا۔ جہاں لیٹا ہوا میں یہ دعا کر رہا تھا۔ یکدم میں نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نور کے ستون کے طور پر زمین کے نیچے سے نکلا۔ یعنی پاتال میں سے ایک نورانی چیز نکلنی شروع ہوئی۔ جو بڑھتے بڑھتے چھت تک پہنچی۔ پھر وہ چیز چھت کو پھاڑ کر اوپر نکل گئی۔ اس کے بعد وہ اور اونچی ہوئی۔ یہاں تک کہ بالاخانہ کی چھت کو پھاڑ کر نکل گئی۔ وہ ایک سفید نور کا مینار تھا۔ جو میرے کمرے کے نیچے سے نکل رہا اور آسمان کی طرف کمرے کی چھت کو پھاڑ کر جا رہا تھا۔ اس کی نہ ابتدا تھی اور نہ ہی اس کی انتہا تھی۔ وہ پاتال میں سے آیا اور افلاک کو چیرتا ہوا چلا گیا۔ نہایت چمکدار اور نہایت شفاف نور کا مینار تھا جو ظاہر ہوا۔ میں اس وقت کشف کی حالت میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ خدا کا نور ہے۔ جب وہ نور کا مینار مکمل ہو گیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ اس نور میں سے ایک ہاتھ نکلا۔ جس میں ایک سفید چینی کا پیالہ تھا۔ اور اس پیالہ میں دودھ تھا۔ اس نے وہ پیالہ مجھے پکڑا دیا۔ اور کہا اسے پی لے۔ میں نے وہ دودھ پی لیا۔ اس وقت یکدم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کا واقعہ میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی دودھ کا پیالہ پلایا گیا تھا۔ جب دودھ میں نے پی لیا۔ تو معاً میری زبان سے نکلا۔ **اب میری اُمت بھی کبھی گمراہ نہ ہو گی**۔ جب کشفی حالت جاتی رہی۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ مجھے نہ کوئی درد تھا نہ بخار۔ بلکہ اچھا بھلا تھا۔ اور مجھے ذرہ بھر بھی کوئی تکلیف نہ تھی۔

(۸)

۵ ۱۹۳۸ء میں رمضان کے مہینہ میں ایک دن میں سحری کے انتظار میں لیٹا ہوا تھا۔ کہ میں نے دیکھا۔ جیسے پہاڑوں میں ٹنلز ہوتی ہیں۔ اور ان میں بورنگ کر کے اندرونی طور پر ایک گول سا رستہ تیار کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مجھے معلوم ہوا۔ کہ جو میں ایک گول رستہ بنا ہوا ہے۔ جو تاگے کی ریل کے اندرونی سوراخ سے مشابہ ہے۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ تاگے کی ریل کا سوراخ چھوٹا ہوتا ہے۔ مگر وہ سوراخ بڑا تھا۔ یا یوں سمجھ لو۔ کہ جیسے آگ جلانے والی پھکنی ہوتی ہے۔ اور اس کے اندر ایک گول سا سوراخ ہوتا ہے۔ جس سے آر پار نظر آجاتا ہے۔ اسی طرح جو میں ایک گول رستہ بنا ہوا ہے۔ اور اس کے ایک طرف خدا تعالےٰ کی ذات بیٹھی ہے۔ اور دوسری طرف میں بیٹھا ہوں۔ اور اس میں سے مجھے اللہ تعالےٰ کا اس قدر قرب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میرے اور اس کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کائنات کے راز آپ ہی آپ کھلتے جا رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی ذات اتنی قطعی اور یقینی ہے۔ کہ دنیا کی تمام چیزیں اس کے مقابلہ میں مشکوک اور مشتبہ نظر آتی ہیں۔ کئی منٹ تک برابر یہی کیفیت مجھ پر طاری رہی۔ اور اس ٹنل کے ایک سرے پر بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ سے جو اس کے دوسرے سرے پر بیٹھا تھا۔ دل ہی دل میں میں باتیں کرتا رہا۔ اس وقت کی کیفیت ایسی ہی تھی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مقام پر لکھا ہے۔ کہ سورج کی ذات میں شبہ ہو سکتا ہے۔ زمین کے وجود میں شبہ ہو سکتا ہے۔ ہمیں اپنے وجود میں شبہ ہو سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ کی ذات میں شبہ نہیں ہو سکتا۔ اسی قسم کی باتیں میں نے اس وقت اللہ تعالےٰ سے کیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہو کر کہا۔ کہ تیرا وجود ایسا یقینی ہے۔ اور ایسا شکوک کو دور کرنے والا۔ تو پھر تو کیوں چھپا ہوا ہے۔ اور کیوں میرے لئے اور اپنے دوسرے بندوں کے لئے کامل تجلی کے ساتھ ظاہر نہیں ہوتا۔

(۹)

۶ ۱۹۳۹ء کے سفر سندھ میں بھی مجھے خدا تعالےٰ کی ملاقات کے متعلق ایک عجیب رویا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ دو پہاڑیاں ہیں۔ جن میں ایک درہ ہے۔ اور پہاڑیوں کے پرے بہت بڑا وسیع میدان ہے۔ جو گو مجھے نظر نہیں آتا۔ مگر میں اس درہ کی طرف جا رہا ہوں۔ چاروں طرف اندھیرا ہے۔ اور میں پہاڑیوں کے درمیانی رستوں پر سے گذر کر جا رہا ہوں۔ میرے کانوں میں دور سے گونج کی آواز آرہی ہے۔ میں نے اس کے قریب ہونے کی کوشش کی۔ تو وہ گانے کی آواز معلوم ہوئی۔ جیسے دور کوئی نہایت ہی شیریں آواز میں گا رہا ہو۔ میرے قلب میں ایک بشاشت اور مسرت محسوس ہوئی۔ اور میں نے اپنے قدم اور تیز کر دیئے۔ کہ دیکھوں کیا بات ہے۔ جب میں کچھ اور قریب ہوا۔ تو میں نے محسوس کیا۔ کہ گویا کچھ لوگ شعر پڑھ رہے ہیں۔ مگر ابھی وہ شعر سمجھ میں نہیں آتے ہیں اور قریب ہوا۔ تو کوئی کوئی لفظ سمجھ میں آنے لگا۔ نہایت ہی سُریلی آواز تھی۔ اور یوں معلوم ہوا۔ کہ کئی آدمی ہیں۔ جو مل کر ایک ہی شعر پڑھ رہے ہیں۔ میں اور آگے ہوا۔ تو آواز اور واضح ہونے لگی۔ اور جب میں نے پھر کان لگائے کہ سنوں کیا پڑھتے ہیں۔ تو یکدم میرے منہ سے یہ فقرہ نکلا۔ کہ یہ تو میرے شعر ہیں۔ اور جب میں نے اور غور کیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ میرے ایک پرانے شعر کا مصرع پڑھ رہے تھے جو یہ ہے۔ ع

زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

پڑھنے والوں کی آواز نہایت ہی سُریلی اور دل کو لُبھا لینے والی تھی۔ اور وہ اس طرح پڑھ رہے تھے۔ جس طرح کوئی مست ہو کر گاتا ہے۔ وہ نظر تو نہیں آتے تھے۔ مگر ان کی آواز سنائی دیتی تھی۔ جب میں اور قریب ہوا۔ تو میں نے محسوس کیا۔ کہ یہ تو فرشتے ہیں جو میرا مصرع پڑھ رہے ہیں۔ اتنے میں یکدم دُور اُفق میں بجلی چمکی۔ اور روشنی سی ہوئی۔ اور معاً مجھے القاء ہوا۔ کہ یہ اللہ تعالےٰ کی دوسری تجلی ہے۔ پہلی تجلی وہ تھی۔ جو میرے پہنچنے سے قبل ظاہر ہو چکی ہے۔ اور گویا وادئ تجلی تھی۔ اور اسے دیکھ کر یہ فرشتے یہ مصرع پڑھنے لگے تھے۔ کہ ع

زنہار میں نہ مانوں گا چہرہ دکھا مجھے

اور گو میں نے پہلی تجلی نہیں دیکھی مگر میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ دوسری زیادہ ہے۔ اور جب یہ ظاہر ہوئی تو فرشتوں نے پہلے مصرع کی بجائے یہ مصرع پڑھنا شروع کر دیا کہ ع

اک معجزہ دکھا کے تو عیسیٰ بنا مجھے

یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ سب ملائکہ نہایت جوش کے ساتھ اکٹھے جس طرح انگریزوں کے ہاں کورس ہوتا ہے گا رہے ہیں۔ وہ کچھ دیر اسی جوش اور رقت کے ساتھ گاتے رہے اور یوں معلوم ہونے لگا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویا اُن کی آواز نے اللہ تعالیٰ کے عرش کو ہلا دیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اُس کی آخری تجلّی ہوئی۔ اور مجھے یوں معلوم ہوُا کہ پہلی تجلّی جو میرے پہنچنے سے قبل ظاہر ہوئی، عاشقانہ تجلّی تھی۔ دُوسری عیسوی تجلّی تھی۔ اور یہ تیسری محمّدی تجلّی ہے جس میں بہت نور تھا۔ اس پر فرشتوں نے ایک تیسرا مصرع پڑھنا شروع کر دیا۔ جو مجھے یاد نہیں رہا۔ اور اسپر میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے یاد ہے کہ مَیں خواب میں ہی کہہ رہا تھا کہ یہ تیسری تجلّی محمّدی تجلّی ہے۔

رؤیا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت

(۱)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مَیں نے اس طرح دیکھا کہ ایک دفعہ مجھے رویاء ہوُا۔ کہ ایک جگہ پر ہم سب بیٹھے ہیں۔ ہماری پیٹھیں مشرق کی طرف ہیں۔ اور منہ مغرب کی طرف۔ سامنے ایک کرسی بچھی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائینگے اور اس کرسی پر بیٹھیں گے۔ مگر دیر ہو گئی۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہ لائے۔ اُسوقت ہم کہتے ہیں کہ ابھی تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف نہیں لائے۔ تھوڑی دیر کے بعد مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ جنوب کی طرف سے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلے آرہے ہیں۔ اور معاً میں نے دیکھا۔ کہ شمال کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آرہے ہیں اور دونوں اس کرسی کیطرف بڑھ رہے ہیں۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی کرسی کی طرف آرہے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی کرسی کیطرف آرہے ہیں۔ مجھے یہ دیکھکر دل میں گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے۔ کہ کرسی تو ایک ہے دونوں اسپر کس طرح بیٹھینگے۔ مگر اُسوقت مجھے یہ خیال نہیں آتا کہ مَیں اُٹھ کر ایک اَور کرسی لے آؤں اور اسے پہلی کرسی کے ساتھ بچھا دوں۔ صرف گھبراہٹ کا اظہار کرتا ہوں کہ اب کیا ہوگا۔ اور جوں جوں وہ کرسی کے قریب پہنچتے چلے جاتے ہیں میری گھبراہٹ بھی بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہانتک کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دونوں کرسی کے قریب پہنچ گئے اور دونوں نے اپنے جسم کو کچھا ٹیڑھا کر کے اس کرسی پر بیٹھنے کی کوشش کی۔ تب مجھے اور گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں کہ اُن کے دھڑ ایک دُوسرے میں داخل ہونے شروع ہوئے اور جب کُرسی پر بیٹھ گئے تو دو نہیں۔ بلکہ ایک ہی وجود نظر آنے لگا۔

(۲)

۱۹۱۶ء میں مَیں نے دیکھا کہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمثلی طور پر تشریف فرما ہوئے۔ اور آپ نے مجھے فرمایا۔ ہم تیری مشکلات دیکھتے ہیں اور ان کو دُور کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک دو (یا دو تین کہا) سال تک صبر کی آزمائش کرتے ہیں۔

(۳)

ایکدفعہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رویا میں دیکھا۔ آپ ایک اَور شخص سے فرما رہے تھے۔ اُصدقنی ولا تؤمن بی۔ ارے تُو میری تصدیق تو کرتا ہے۔ مگر میری بات نہیں مانتا۔ گویا یہ ایک حدیث ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ سے مَیں نے براہ راست سُنی۔ لوگ تو احادیث کے متعلق یہ بحثیں کیا کرتے ہیں کہ یہ احاد میں سے ہے۔ اور یہ تواتر میں سے۔ فلاں کے راوی ثقہ ہیں۔ اور فلاں کے نہیں۔ مگر یہ وہ حدیث ہے جو میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے براہ راست سنی کہ اُصدقنی ولا تؤمن بی۔ یعنی تو میری بات کو تو سچا سمجھتا ہے۔ مگر اسپر عمل نہیں کرتا۔

(۴)

۱۹۳۷ء میں مصری فتنہ کے بعد ایک شب میں جاگ رہا تھا۔ اور کلّی طور پر بیدار تھا کہ یکدم ربودگی کی حالت طاری ہوئی۔ اور الٰہی تصرّف کے ماتحت کچھ فقرے میرے دماغ پر نازل ہونے شروع ہوئے پہلے ایک دو تو جلدی گزر گئے۔ مگر تیسرا یہ تھا کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں“ اور یوں معلوم ہوُا گویا ایک فرشتہ یہ خبر مجھے پہنچاتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے دوڑ کر مجھے اطلاع دیتا ہے۔ اور بے اختیار زبان سے نکلا مبارک ہو۔ مبارک ہو۔ اور میرے دل پر یہ اثر تھا۔ کہ ”مبارک ہو مبارک ہو“ میرے نفس کی طرف سے ہے اور پہلا حصہ الہامی ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح اِس فتنہ کو دبانے کے لئے آرہی ہے۔

رؤیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت

(۱)

۱۹۱۴ء کی بات ہے۔ جب چوہدری فتح محمد صاحب ولایت میں تھے۔ مَیں نے رویا میں دیکھا کہ ایک نہر ہے اور وہ بہت دور تک چلی جاتی ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اسمیں بہت کثرت کے ساتھ پانی ہے۔ مگر ارد گرد چونکہ بند ہیں اسلئے پانی اسکے اندر ہی ہے۔ اُس نہر کے ارد گرد ایک نہایت خوبصورت باغ ہے جسمیں مَیں ٹہل رہا ہوں۔ ایک اَور آدمی بھی میرے ساتھ ہے۔ ٹہلتے ٹہلتے نہر کے دوسری طرف مَیں نے چوہدری فتح محمد صاحب کو دیکھا۔ میرے ساتھ گھر کی مستورات بھی ہیں اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھے کہا کہ مستورات کو پردہ کیوجہ سے تکلیف ہوتی ہے اہنیں کہہ دیں کہ صرف باغ میں ٹہلیں۔ مَیں جب اس جگہ سے ہٹ کر دُوسری طرف گیا۔ تو مجھے بڑے زور سے پانی کے بہنے کی آواز آئی۔ اُسوقت مَیں ایک ایسے مکان میں کھڑا ہوں۔ جو اس طرح بنا ہوُا ہے جس طرح پُرانے مقبرے بنے ہوُئے ہوتے ہیں۔ مَیں اُس کی چھت پر چڑھ گیا وہاں اور اس کی کئی چھتیں اُونچی، نیچی ایک دُوسری کے ساتھ ساتھ بنی ہوُئی ہیں۔ مجھے پانی کی سر سر کی جو آواز آئی۔ تو مَیں نے اُس نہر کی طرف دیکھا۔ یا تو وہ ایسا خوبصورت نظارہ تھا۔ کہ پرستان نظر آتا تھا۔ اور یا ہر جگہ پانی ہی پانی بھرتا جاتا تھا۔ عمارتیں گرتی جاتی تھیں۔ درخت ڈوبتے جاتے تھے۔ گاؤں اور شہر تباہ ہوئے جاتے تھے۔ اور پانی میں لوگ ڈوب رہے تھے۔ کسی کے گلے گلے تک پانی تھا۔ کسی کے منہ تک اور کسی کے سر کے اُوپر پانی چڑھا جاتا تھا۔ اور ڈوبنے والوں کا بڑا دردناک نظارہ تھا۔ یکلخت وہ پانی اس مکان کے بھی قریب آگیا۔ جس پر مَیں کھڑا تھا۔ اور اس کی دیواروں سے ٹکرانا شروع ہو گیا۔ آگے پیچھے کی آبادی کو تباہ و برباد ہوتے دیکھ کر بے اختیار میرے منہ سے نکل گیا۔ ”یہ نوح کا طوفان“ پھر پانی اُس مکان کی چھت پر چڑھنا شروع ہوُا۔ اس کے ارد گرد جو دیوار تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ پانی اسے توڑ کر اندر آنا چاہتا ہے۔ اور لہریں دیوار کے اوپر سے نظر آتی تھیں اُس وقت مَیں نے گھبرا کر اِدھر اُدھر دیکھا۔ مجھے کہیں آبادی نظر نہیں آتی تھی۔ اور پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ جب پانی چھت پر بھی آنے لگا۔ تو مجھے اسوقت ایسا معلوم ہوُا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مشرق کی طرف سے تیزی کے ساتھ دوڑتے چلے آرہے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ تم سب یہ دعا کرو۔ اللّٰھم اھتدیت بھدیك و اٰمنت بمسیحك۔ اور کبھی فرماتے ہیں۔ نبلیك۔ تب تم اس عذاب سے بچو گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو یہ کہکر چلے گئے۔ اور ہم نے یہ فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوُا۔ کہ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے پانی کم ہو گیا۔ پہلے تو مَیں سمجھا کرتا تھا کہ یہ رویا شائد انفلوئنزا کے متعلق تھا۔ مگر اب اس طرف خیال جاتا ہے کہ شائد احرار کا فتنہ اس سے مراد ہو۔ (چوہدری فتح محمد صاحب دونوں وقت یہاں تھے)

(۲)

دوسری دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس وقت دیکھا جب ابھی امۃ الحیّ مرحومہ زندہ تھیں یہ نظارہ ایسا پُر اثر تھا۔ کہ جب میری آنکھ کھلی۔ تو مَیں اُسی وقت دوڑ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے سب گھر والوں کے پاس گیا۔ اور ہر ایک کو جا جا کر کہا کہ اٹھو اور تہجد پڑھو۔

میں نے رویا میں دیکھا کہ ہمارے مکان کے ایک کمرہ کی چھت میں سے آگ نکلی ہے۔ اور اس کی وجہ سے ادھر اُدھر دُھواں پھیل گیا ہے۔ میں یہ دیکھ کر سخت گھبرایا اور جلدی سے دوڑا۔ تاکہ آگ کو بجھا دوں۔ مگر ابھی میں نے اُس آگ پر قابو نہیں پایا تھا کہ ایک دُوسری جگہ سے آگ کے شعلے نکلنے شروع ہوئے اور وہ پہلی آگ سے بھی زیادہ تیز ہے میں گھبرا کر اس کی طرف بھاگا۔ تو ایک تیسری جگہ سے آگ نکلنی شروع ہو گئی۔ اور وہ آگ دوسری آگ سے بھی تیز تر تھی میں اُسے بجھانے لگا۔ تو تین چار اور مقامات پر آگ لگ گئی۔ اور وہ پہلی تینوں آگوں سے بھی زیادہ تیز تھی۔ یہ دیکھ کر میں خواب میں سخت گھبرا گیا۔ اور میں کہتا ہوں۔ نہ معلوم اب کیا ہوگا۔ آگ ہر طرف لگ رہی ہے۔ اور اس کا ہر شعلہ پہلے شعلوں سے زیادہ تیز ہے۔ میں اسی گھبراہٹ کی حالت میں حیران کھڑا تھا کہ میں نے دیکھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ اور آپ فرماتے ہیں۔ تم یہاں کیوں کھڑے ہو۔ میں نے کہا۔ حضور چاروں طرف آگ لگی ہوئی ہے۔ میں ایک جگہ کی آگ بجھاتا ہوں تو دُوسری جگہ نکل آتی ہے۔ دُوسری جگہ کی آگ بجھاتا ہوں تو کئی اور مقامات پر آگ نکل آتی ہے۔ اور ہر آگ پہلی آگ سے زیادہ تیز ہے۔ اور کسی طرح بجھنے میں نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا۔ یہ آگ یوں نہیں بجھیگی اس آگ کی ایک کُنجی ہے۔ جو میں تمہیں بتاتا ہوں۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے چھت میں ایک سُوراخ دکھایا۔ اور فرمایا۔ یہ اس آگ کی کُنجی ہے۔ پھر آپ نے اشارہ کیا۔ کہ اس سُوراخ کو بند کر دو۔ اسپر میں نے اس سوراخ کو زور سے دبا دیا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ جونہی میں نے سُوراخ کو دبایا۔ تمام آگیں بجھ گئیں۔ اور کوئی شعلہ باقی نہ رہا۔ ✓

(۳)

✓ ایک دفعہ میں اس امر کے متعلق تجارب کر رہا تھا۔ کہ علم توجہ کے ماتحت کس طرح دُوسروں پر اثر ڈالا جاتا ہے اسی دوران میں ایک تجربہ سانس کے متعلق بھی آ گیا۔ میں نے اُسوقت رویاء میں دیکھا۔ کہ جہاں آجکل حضرت اُم المؤمنین رہتی ہیں۔ وہاں میں موجود ہوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُوپر کی منزل پر سے ایک کھڑکی میں سے جھانک رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔ محمود یہ نہیں کرنا۔ اس سے سینہ کمزور ہو جائیگا۔ ✓

(۴)

✓ ایک دفعہ رویاء میں میں نے دیکھا۔ کہ رمضان کے ایام ہیں۔ مجھے اب یاد نہیں کہ اسوقت رمضان کا ہی مہینہ تھا یا کوئی اور مہینہ تھا۔ غالب خیال یہی ہے کہ رمضان کا مہینہ نہیں تھا۔ مگر مجھے رویاء میں ایسا محسوس ہوا۔ کہ گویا رمضان کا مہینہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی وہیں ہیں۔ اور پاس ہی چارپائی پر ہماری والدہ صاحبہ ہیں۔ اُس وقت رویاء میں میں اپنی عمر بڑی ہی سمجھتا ہوں۔ مگر ہم سب اِس طرح اکٹھے ہیں جیسے ماں باپ سو رہے ہوں۔ تو اُن کے پاس بچوں کی بھی چارپائیاں ہوتی ہیں۔ اتنے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اُٹھے۔ آپ نے تہجد کی نماز پڑھی۔ اور پھر فرمایا۔ لاؤ سحری کھالیں۔ میں اُس وقت دل میں کہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو اگلے جہان چلے گئے تھے۔ ہمیں کیا پتہ تھا۔ کہ انہوں نے بھی روزہ رکھنا ہے۔ اور ان کے لئے سحری تیار کرنا ضروری ہے۔ مگر آپ کے اِس کہنے پر میں نے فوراً اپنا کھانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے لاکر رکھ دیا۔ اور خود چُپ کر کے بیٹھ گیا۔ تاکہ آپ کو پتہ نہ لگے۔ کہ میں نے کھانا نہیں کھایا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سحری کھالی۔ اور اِس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ ✓

(۵)

✓ ایک دفعہ رویاء میں میں نے دیکھا کہ ہمارے مکانات کے ایک کمرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ اتنے میں زلزلہ آیا۔ اور وہ زلزلہ اتنا شدید ہے۔ کہ اُس کے جھٹکوں سے مکان زمین کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ بار بار جھٹکے آتے ہیں۔ اور بار بار مکان جھک کر زمین کے ساتھ لگ جاتا ہے۔ یہ دیکھ کر میں وہاں سے بھاگنے لگا ہوں۔ مگر معاً مجھے خیال آتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی تو یہیں تشریف رکھتے ہیں۔ میں کس طرح بھاگ سکتا ہوں۔ جب زلزلہ ہٹا۔ اور میں باہر نکلا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ میاں عبداللہ خان صاحب باہر کھڑے ہیں۔ اتنے میں پھر زلزلہ آیا۔ اور مکان اپنی جگہ پر واپس چلا گیا صرف اس کی ممٹی ذرا سی ٹیڑھی ہے۔ اور میں خواب میں ہی کہتا ہوں کہ مکان اپنی جگہ پر واپس آ گیا ہے۔ ✓

(۶)

✓ میں جب تعلیم کے لئے مصر گیا۔ تو ارادہ تھا۔ کہ حج بھی کرتا آؤں گا۔ مگر یہ پختہ ارادہ نہ تھا۔ کہ اسی سال حج کرونگا۔ یہ بھی خیال آتا تھا کہ واپسی پر حج کر لونگا۔ جب میں بمبئی پہنچا۔ تو وہاں نانا جان صاحب مرحوم بھی آ ملے۔ وہ براہ راست حج کو جا رہے تھے۔ اِسپر میرا بھی ارادہ پختہ ہو گیا کہ اسی سال ان کے ساتھ حج کر لوں۔ جب پورٹ سعید پہنچے۔ تو میں نے رویاء میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ اگر حج کی نیت ہے۔ تو کل ہی جہاز میں سوار ہو جاؤ۔ کیونکہ یہ آخری جہاز ہے۔ گو حج میں ابھی دس پندرہ روز کا وقفہ تھا۔ مگر فاصلہ بھی وہاں سے تھوڑا ہے۔ اس لئے خیال کیا جاتا تھا کہ ابھی کئی جہاز حاجیوں کے مصر سے جدہ جائینگے۔ میرے ساتھ عبدالحی صاحب عرب بھی تھے۔ وہ اس بات پر زور دیتے تھے۔ کہ اگلے جہاز پر چلے جائیں گے اتنے میں مصر کی سیر کر لیں۔ مگر مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ اگر نیت ہے۔ تو اسی جہاز سے جاؤ۔ ورنہ جہازوں میں روک پیدا ہو جائے گی۔ اس لئے میں نے پختہ ارادہ کر لیا۔ وہاں جو ایک دو اصحاب واقف ہوئے تھے۔ وہ بھی کہنے لگے۔ کہ ابھی تو کئی جہاز جائینگے۔ قاہرہ اور سکندریہ وغیرہ دیکھتے جائیں۔ اتنی دُور آکر ان کو دیکھے بغیر چلے جانا مناسب نہیں۔ مگر میں نے کہا۔ کہ مجھے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔ کہ کل نہ جانے سے حج سے رہ جانے کا خطرہ ہے۔ اسلئے میں تو ضرور جاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی بعد میں ثابت ہوا۔ اور اس کی صورت یہ ہوئی کہ اُس جہاز راں کمپنی سے گورنمنٹ کا کوئی جھگڑا تھا۔ جس نے ایسی صورت اختیار کر لی۔ کہ وہ جہاز آخری ثابت ہوا۔ اور کمپنی والے اُس سال اور کوئی جہاز حاجیوں کے نہ لے گئے۔ ✓

(۷)

✓ ۱۹۱۴ء میں میں نے رویاء میں دیکھا کہ میں ایک جگہ بیٹھا ہوا ہوں۔ شمال کی طرف میرا منہ ہے۔ اور جنوب کی طرف پیٹھ۔ میں بیٹھا ہوا تھا کہ کچھ لوگ میرے پاس آئے۔ مجھے یہ خیال نہیں پیدا ہوا۔ کہ یہ لوگ جلسہ پر آئے ہیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یوں مہمان آئے ہیں۔ کوئی شخص چائے لایا ہے اور اُس نے میرے سامنے رکھدی ہے۔ میں نے اسے کہا کہ آدمی تو بہت ہیں۔ لیکن تم صرف ایک پیالی چائے کی لائے ہو۔ اسے لے جاؤ۔ اگر لانی تھی تو سب کیلئے لانی چاہیئے تھی۔ جب وہ اٹھانے لگا تو ڈاکٹر عباد اللہ جو امرتسر کے ایک دوست تھے۔ ان کی طرف میرا خیال گیا۔ اور اس کو میں نے کہا۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انہیں چائے دو۔ اس نے ان کے آگے رکھدی۔ چند اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شریف اللہ خان صاحب صوابی کے ہیں۔ وہ بھی وہیں تھے۔ اس ہجوم میں میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی بیٹھے ہیں۔ پھر نظارہ بدلا تو کسی شخص نے مجھے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس مجلس میں بیٹھے تھے۔ لیکن میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

(۸)

میں نے ایک دفعہ رویاء میں دیکھا کہ مولوی محمد احسن صاحب کی نسبت خط آیا ہے۔ کہ مرگئے ہیں۔ اور مرنے کی ایک تعبیر مرتد ہونا بھی ہوتی ہے۔ رویاء کی حالت میں ہی میں نے یہ بات سن کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر کی۔ اس وقت میرے آنسو نکل آئے۔ اور میں نے کہا افسوس ان کا انجام اچھا نہ ہوا۔ یہ رویا میں نے ان دنوں دیکھا تھا جب مولوی محمد احسن صاحب ابھی امروہہ میں ہی تھے۔ اور میری طرف خفل عمر نضل عمر لکھ کر ان کے خط آرہے تھے۔ اور مجھے لکھتے تھے کہ مجھ میں اور آپ میں جو اختلاف ہے وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ صحابہؓ میں ہوتا تھا۔ اور پھر یہ بھی لکھا ہوتا تھا کہ خدا نے آپ کا نام اولوالعزم رکھا ہے۔ امید ہے کہ آپ مجھ سے اس اختلاف کی وجہ سے ناراض نہیں ہونگے۔

ادھر تو ان کے یہ خطوط آرہے تھے اور ادھر مجھے دیا ہوا جو میں نے ان ہی دنوں ان لوگوں کو سنا دیا تھا۔ اور جو بعد میں پورا ہو گیا۔

(۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد میں نے ایک رویا دیکھا۔ کہ آپ کی لاش قبر سے باہر نکل پڑی ہے۔ جب میں نے اسے دیکھا تو سخت تکلیف ہوئی۔ اور سمجھا کہ اس طرح آپ کی ہتک کی گئی ہے۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کس نے ایسا کیا ہے؟ اس نے کہا۔ کہ شخص جو اس جگہ کو اپنی سمجھتا تھا اس نے نکالی ہے۔ اس وقت میں نے کہا۔ گرم دودھ لاؤ۔ جب دودھ لایا گیا۔ اور میں نے آپ کے منہ میں ڈالا۔ تو لاش تر و تازہ ہوگئی اور زندگی پیدا ہوگئی۔ اس پر میں نے کہا۔ کون کہتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت ہو گئے آپ تو زندہ ہیں۔

(۱۰)

ستمبر ۱۹۱۵ء میں میں نے رویا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے پوچھا کہ تم نے نبوت کے متعلق کیا دلائل دیئے ہیں اور لوگ سن کر کیا کہتے ہیں۔ چڑتے تو نہیں۔ میں نے کہا کہ لوگ اچھی طرح سنتے ہیں۔ اور دلائل بھی بتائے۔ جو آپ کو بہت پسند آئے۔ اور خوش ہوئے۔ پھر میں نے غیر مبایعین کی نسبت بتایا کہ کس طرح مخالفت کرتے ہیں۔ یہی باتیں کرتے ہوئے شیخ رحمت اللہ صاحب آئے۔ انہوں نے آکر مجھ سے مصافحہ کیا میں نے ان سے کہا آپ بھی آج ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر ملنے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ بھی تو آج ہی ملے ہیں۔ اس گفتگو پر حضرت صاحب نے ان کی طرف دیکھا۔ اور اپنا ہاتھ مصافحہ کے لئے بڑھایا اور کہا کہ شیخ صاحب ہیں لیکن شیخ رحمت اللہ نے اپنا ہاتھ پیچھے کو ہٹا لیا۔ اور مصافحہ نہیں کیا۔ اس پر منہ موڑ لیا۔ اور پھر حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اس کو نکال دو۔ یہ دیکھ کر مرزا خدابخش صاحب نے شیخ صاحب سے کہا کہ تم پر بڑا ظلم ہوا ہے۔ اور ان سے لپٹ گئے اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہیں تم بھی میرے مرید دل ہی ہو۔ پھر دونوں کو نکالنے کا اشارہ فرمایا۔ جس پر دونوں کو پکڑ کر نکال دیا گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک مکان میں ہیں۔ اور اس جگہ فوجی پہرہ ہے۔ اور بینڈ بج رہا ہے بڑی شان و شوکت اور رونق ہے میں نے آپ سے کہا حضور شروع میں تو مجھے بڑا فکر تھا کہ یہ بڑے بڑے آدمی نکل گئے ہیں اب کیا ہوگا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے خود سب کام کر دیا۔ اور میری کیا حیثیت ہے میرے سب کام خدا ہی کرتا ہے۔ اور اس پر سخت رقت طاری ہوئی اور آنکھ کھل گئی۔

(۱۱)

میں نے ایک دفعہ رویا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کہیں سے تیزی کے ساتھ گھر میں آئے ہیں اور میں نے آپ کو کہا ہے کہ آپ اتنی دیر کے بعد آئے ہیں۔ اب کچھ عرصہ یہاں ٹھہریں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نہیں ٹھہر سکتا۔ میں پانچ سال امریکہ رہا ہوں۔ اب حکم ہوا ہے کہ بخارا جاؤں۔ اور وہاں پانچ سال رہوں۔

(۱۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے تقریباً دو سال کے بعد جب یہ سوال اٹھا ہوا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے رویاء میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ میں دوڑ کر گیا۔ تاکہ آپ کے آنے کی لوگوں کو خبر دوں۔ جب آپ پہنچے اور گفتگو فرمانے لگے تو میں نے پوچھا ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا۔ آپ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور اور بات شروع کر دی میں نے پھر پوچھا۔ پھر آپ نے اسی طرح کیا۔ مگر میں نے اصرار سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ انجام کیا ہوگا — انجام کیا ہوگا۔ انجام کیا ہوگا — میرے الہام میں جو موجود ہے کہ طاعون سے ہلاک ہوگا۔

طاعون کا مفہوم کئی رنگ میں پورا ہو سکتا ہے۔ گویا تین دفعہ آپ نے "انجام کیا ہوگا" کے الفاظ دہرائے۔ اور پھر اپنے ایک الہام کی طرف اشارہ فرمایا۔ اس کے بعد میں نے آپ کی ایک کاپی دیکھی جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق بقیۃ الطاعون الہام درج تھا۔ اس سے پہلے مجھے یہ الہام معلوم نہ تھا۔

اس وقت آپ کے اس جواب سے مجھ پر سخت رقت کی حالت طاری ہوگئی اور میری آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اور میں نے کہا کہ حضور میں نے تو زیادتی علم کے طور پر یہ سوال کیا تھا۔ ورنہ میں نے تو آپ کے الہام اس قدر کثرت سے پڑھے ہیں۔ کہ وہ مجھے یاد ہوگئے ہیں۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

غربا کے لئے غلہ فراہم کرنے میں جماعتوں کو نمایاں حصہ لینا چاہیئے

اضلاع منٹگمری شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ لائل پور۔ اور ملتان کے لئے خصوصیت سے قابل توجہ اعلان

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے امسال بھی مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کو اس اہم امر کی طرف توجہ دلائی کہ انہیں گندم کی نئی فصل کے موقع پر گزشتہ دو سالوں کی طرح غربا کی اعانت کے لئے غلہ فراہم کر کے مرکز میں ارسال کرنا چاہیئے۔ اور اس تحریک میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔ اور ان کی دعاؤں سے حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنی چاہیئے۔ حضور نے اضلاع منٹگمری شیخوپورہ۔ سرگودھا۔ لائل پور اور ملتان کے احباب کو خصوصیت سے اس نیک تحریک میں حصہ لینے کی تاکید فرمائی۔ حضور کا یہ ارشاد چونکہ جماعتوں تک فوری طور پر پہنچانا ضروری ہے۔ تاکہ احباب اس پر عمل کر کے ثواب حاصل کر سکیں۔ اس لئے حضور کی تقریر کا یہ حصہ شائع کیا جا رہا ہے۔ جماعتوں کو اپنے شاندار نمونہ سے اس تحریک کا جلد سے جلد جواب دینا چاہیئے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (پرائیویٹ سیکرٹری)

حضور نے فرمایا:۔

ایک تحریک میں ابھی کر دینا چاہتا ہوں جس کا تعلق جماعت کے غرباء کے ساتھ ہے میں گزشتہ دو سال سے غرباء کے لئے غلہ جمع کرنے کی تحریک کرتا چلا آرہا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ اس تحریک کی اس سال بھی ویسی ہی ضرورت ہے جیسا کہ گزشتہ سالوں میں تھی۔ اگر جماعتیں اپنے اوپر یہ فرض قرار دے لیں۔ کہ ہر سالہ من کی پیداوار پر وہ ایک من غلہ غرباء کے لئے دے دیا کریں گی۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ ایک ایسا ٹیکس ہے جس سے دو ہزار من غلہ بڑی آسانی سے جمع ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کی بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑی تعداد زمینداروں پر مشتمل ہے - اور میرا اندازہ یہ ہے کہ پنجاب اور سندھ میں ہماری جماعت کے پاس دو ہزار مربع زمین ہوگی - اس دو ہزار مربع زمین کا اگر چوتھا حصہ بھی وہ گندم کے لئے مخصوص کرلیں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ پنجاب اور سندھ میں ہماری جماعت کی طرف سے پانچسو مربع زمین گندم کاشت کی جاتی ہے - پانچ سو مربع کے معنے ساڑھے بارہ ہزار ایکڑ کے ہیں - فی ایکڑ اگر بارہ من بھی ہم گندم کی پیداوار سمجھ لیں - تو ایک لاکھ پچاس ہزار من گندم ہوگئی - یہ اتنی بڑی مقدار ہے کہ اگر ہماری جماعت کے دوست پچھتر من پر بھی ایک من گندم دے دیں تب بھی دو ہزار من غلہ قادیان کے غربا کے لئے بڑی سہولت سے جمع ہو سکتا ہے -

میں تسلیم کرتا ہوں کہ سب لوگ اس تنظیم میں شامل نہیں ہو سکتے - لیکن پھر بھی اگر دیانت داری اور محنت سے کام کیا جائے - اور غربا کی اعانت کا خیال رکھا جائے - تو منٹگمری - شیخوپورہ - سرگودھا - لائلپور اور ملتان - یہ پانچ اضلاع ہی ۲ لاکھ یا سو من غلہ بغیر کسی قسم کا بوجھ محسوس کرنے کے دے سکتے ہیں اسی طرح سندھ کے احمدی اگر کوشش کریں تو وہ بھی اس تحریک میں نمایاں حصہ لے سکتے ہیں سندھ میں ایک مشکل ہے جو پنجاب میں نہیں - کہ وہاں بڑے بڑے زمیندار مل کر دوسروں سے کام کراتے ہیں - اور ان کی فصل کا ایک حصہ ہاریوں کو مل جاتا ہے - لیکن پھر بھی اگر وہ زیادہ حصہ نہ لے سکیں تو چار سو من غلہ آسانی سے دے سکتے ہیں - یہ بارہ سو من غلہ ہو گیا - پنجاب کے باقی زمیندار اور شہروں کے رہنے والے احمدی اگر اسی طرح کوشش کریں - تو چھ سات سو من وہ بھی دے سکتے ہیں اس طرح دو ہزار من غلہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی آسانی سے بغیر کوئی خاص بوجھ برداشت کرنے کے اکٹھا ہو سکتا ہے - بلکہ تین سو من کے قریب غلہ تو قادیان سے ہی جمع ہو جاتا ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس دفعہ بھی جماعتیں اس تحریک میں نمایاں طور پر حصہ لینے کی کوشش کرینگی - اور تعہد سے غلہ فراہم کرکے مرکز میں ارسال کریں گی - تاکہ غربا کی تکالیف کا انسداد ہو - اور انہیں بروقت امداد دی جا سکے میں امید کرتا ہوں کہ شہری اور دیہاتی جماعتیں بہت جلد اس طرف توجہ کرینگی - اللہ تعالیٰ انہیں اپنے کھانے کے ساتھ اپنے غریب بھائی کا خیال رکھنے کی توفیق بھی دے -

میرزا محمود احمد ۶ ۵/۴۴

وصیّتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو مطلع کردے - سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۷۳۳۰ منکہ چودھری برکت علی ولد چودھری محمد بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمینداری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت جنوری ۲۵ء ساکن چک ۵۶۵ ڈاکخانہ گنگاپور ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد حسب ذیل ہے (۱) ڈیڑھ مربع اراضی واقعہ چک ۲۶۵ گ ب ڈاکخانہ گنگاپور (۲) قریباً بارہ گھماؤں زمین میعادی ناڈیں ضلع سیالکوٹ میں ہے (۳) ایک کنال زمین واقعہ قادیان دارالامان (۴) ایک مکان خام واقعہ چک ۵۶۵ گ ب اس کل جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - نیز مجھے اس مربع سے کچھ سالانہ آمد ہوتی ہے - جو کہ معین نہیں کی جا سکتی - اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں - نیز میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد :- برکت علی سکرٹری مال چک ۵۶۵ گ ب

گواہ شد :- مہدی شاہ موصی ۲۰۷۹ قادیان

گواہ شد :- اللہ بخش ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

۷۳۲۶ منکہ کرم دین ولد علم دین صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری اسوقت کوئی جائیداد نہیں ہے - میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ مبلغ ستر روپے ماہوار ہے - میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا - اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی -

العبد کرم دین رہتاسی سویلین ڈرائیور - ایم - ٹی این سی - او سکول لاہور چھاؤنی -

گواہ شد سردار بہادر صوبیدار میجر شیر محمد خان موصی

گواہ شد :- (ملک) نفل دین رہتاسی -

۷۳۲۷ منکہ اللہ رکھی زوجہ اللہ رکھا صاحب قوم لول راجپوت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۴۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں - میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے - ایک سو روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور ایک چاندی کا زیور جس کی قیمت عہ ۱۰ روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور ماہوار آمدنی کا بھی ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ ادا کرتی رہونگی - اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی - اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ قیمت سے منہا کر دیا جائے گا -

الامتہ :- اللہ رکھی نشان انگوٹھا -

گواہ شد :- اللہ رکھا خاوند موصیہ

گواہ شد :- علی محمد صحابی دیہی انسپکٹر وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان

مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ - خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے - احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے - اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقے کے غیر احمدی و غیر مسلم کے ہر پتے کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ روانہ کریں - اور خاکسار یہ خدمت بجالانے کو حاضر ہے

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

تمباکو سگریٹ نوشی کا مجرب علاج

بغیر تکلیف چھوڑیں - غلط ثابت کرنے پر پانچ روپے انعام اور مفت مکمل معلومات حاصل کریں -

امرت لائٹ ہال قادیان

پنجاب کی حیرت انگیز ایجاد

سُرمہ زعفرانی

ککروں اور دیگر امراض چشم کے لئے لاثانی ایجاد ہے - ککرے خواہ نئے ہوں یا پرانے اس کے استعمال سے بہت جلد دور ہو جاتے ہیں - ککرے بہت سی امراض چشم کی جڑ ہیں جیسے آنکھ کی سرخی - جلن - خارش - آنکھ کا روشنی میں نہ کھلنا وغیرہ نظر میں کمی بھی ان ہی کی وجہ سے آتی ہے - اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ سرمہ زعفرانی استعمال کریں - قیمت فی تولہ تین روپے - پیکنگ و محصولڈاک بذمہ خریدار - ملنے کا پتہ :

عزیز کارپالک منعم سٹورز کلکتہ

لاجواب منجن

دانتوں کے لئے نہایت مفید ہے عمدہ فی شیشی

طبیہ عجائب گھر قادیان

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اچھا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں - تو شباکن استعمال کریں - قیمت ۲۵ عدد قرص ۸ / پچاس قرص ۱۳ / ملنے کا پتہ :-

دواخانہ خدمت خلق قادیان

لاہور ۸ مئی۔ مسٹر جناح نے کشمیر روانہ ہونے سے پیشتر ایک بیان میں کہا کہ پنجاب پاکستان کا دل ہے۔ اس کے معاملات کو ہم نظرانداز نہیں کر سکتے۔ یہاں مسلم لیگ اور اس کے حریفوں میں جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اسمبلی کے تین بارسوخ ممبر لیگ سے آملے ہیں۔ مسٹر جناح ایک ماہ کے بعد پھر کشمیر سے لاہور آئیں گے۔

لاہور ۸ مئی۔ کہا جاتا ہے کہ پنجاب گورنمنٹ سردار شوکت حیات خان صاحب پر بعض مقدمات چلانا چاہتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ انپر بعض بس سروس کمپنیوں سے چالیس ہزار روپیہ رشوت لیکر لاہور شہر کی حدود سے ان کے اڈے اٹھوائے جانے کے کام کو رکوا دینے کا الزام ہے، اسی طرح یہ بھی الزام ہے کہ انہوں نے اپنی پوزیشن سے فائدہ اٹھاکر بعض زمینیں خود خریدیں یا اپنے دوستوں کو خریدویں۔ کہا جاتا ہے کہ ایک سی۔ آئی۔ ڈی سپرنٹنڈنٹ کو ان معاملات کی تحقیق کے کام پر لگا دیا گیا ہے۔

لاہور ۸ مئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ سر چھوٹو رام اس بات کے سخت خلاف ہیں کہ سر محمد جمال لغاری کو وزیر مقرر کیا جائے۔ وہ کسی مسلم جاٹ کے تقرر کے خواہاں ہیں ممکن ہے۔ خان بہادر چودھری محمد حسین آف گوجرانوالہ کو یہ عہدہ مل سکے۔

شیلانگ ۸ مئی۔ آسام گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ چند روز ہوئے، جاپانی طیاروں نے آسام کی وادی سرمہ پر حملہ کیا۔ جہاں کوئی بھی فوجی ٹھکانا نہیں اس سے جو بھی معمولی نقصان پہنچا۔ وہ شہریوں کو ہی پہنچا۔

واشنگٹن ۸ مئی۔ ایک امریکن ڈاکٹر نے معلوم کیا ہے کہ مونگ پھلی سے ایک عمدہ کپڑا تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور انہوں نے تجویز کی ہے۔ کہ اس صنعت کو فروغ دینے کے لئے ہندوستان میں مونگ پھلی کی کاشت کو ترقی دی جائے۔

دہلی ۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی کی رہائی وزیر ہند اور برطانوی وزارت کے دوسرے ممبروں کی منظوری سے عمل میں آئی ہے۔ حکومت ہند نے وزیر ہند کو اطلاع دی تھی کہ وہ گاندھی جی کو رہا کر دینے کا عزم رکھتی ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

بغداد ۸ مئی۔ حکومت عراق اس امر کا ارادہ رکھتی ہے۔ کہ دریائے دجلہ پر ایک پل تعمیر کیا جائے۔ تا بصرہ کو مال بھیجنے اور ترکی سے مال منگوانے کی راہ میں جو دقتیں ہیں۔ وہ دُور ہو سکیں۔ اسی طرح آبشاروں سے بجلی حاصل کرنے کی سکیم بھی زیر غور ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ گزشتہ ایک ہفتہ میں امریکن اور برطانی طیاروں نے اٹلی اور بلقان کے علاقوں میں دشمن کے اہم فوجی ٹھکانوں پر تیس ہزار ٹن برسائے۔

لنڈن ۸ مئی۔ ڈچ ایسٹ انڈیز میں سیلیبس کے علاقہ میں ایک جاپانی جہازی قافلہ جاتا دیکھا گیا۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے اس پر حملہ کیا۔ پہلے دیکھ بھال کرنے والی اڑن کشتیوں نے اس قافلہ کو دیکھا۔ اور اپنی چھاؤنی کو اطلاع دی۔ وہاں سے ہوائی جہاز حملہ کے لئے آئے۔ اور ایک رسد لے جانیوالے جہاز پر بم لگے۔

لنڈن ۸ مئی۔ اتحادی طیاروں نے ہند چینی کے صدر مقام سائیگان پر زبردست حملہ کیا۔ بحرالکاہل کی جنگ کے آغاز کے بعد اس مقام پر یہ پہلا حملہ ہے۔

دہلی ۸ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ آسام کے مورچہ پر تمام علاقوں میں جاپانی عام طور پر بچاؤ کی لڑائی لڑ رہے ہیں۔ جو چوکیاں اُنکے ہاتھ سے نکل گئی ہیں۔ اُنہیں واپس لینے کے لئے جتنے بھی جوابی حملے انہوں نے کئے۔ وہ سب ناکام رہے۔ کوہیما کے آس پاس لڑائی بڑے زور کی ہو رہی ہے۔ ایک اتحادی دستہ امپھال کے شمال میں ۸ میل آگے نکل گیا ہے۔ پلیل کے علاقہ میں دو پہاڑیوں پر ہم نے قبضہ کر لیا ہے۔ امپھال کے جنوب میں دشمن کی ایک چوکی پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ بشن پور کے مغرب میں معمولی معمولی جھڑپیں دشمن سے ہوتی رہیں۔ بوتھیڈانگ کے علاقہ میں ساڑھے تین سو جاپانی موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔ وسطی برما میں بھامو سے چینیہ جانے والی سڑک پر ایک پل کو اتحادی طیاروں نے برباد کر دیا۔ ٹیڈم سے امپھال جانے والی سڑک پر بھی حملہ کیا گیا۔ مایو اور کالاڈان کے علاقہ میں دشمن کی بہت سی دریائی کشتیوں اور فوجی ٹھکانوں پر حملے کر کے ان کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۸ مئی۔ ڈچ نیوگنی میں ہالینڈیا کے مشرق میں بیس میل کے فاصلہ پر اتحادی فوج ایک اور مقام پر اتر گئی ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ آج صبح ساڑھے سات سو امریکن بمباروں نے جن کے ساتھ بہت سے فائٹر بھی تھے۔ برلن پر بڑے زور کا حملہ کیا یہ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں دُوسرا حملہ تھا۔ جو اس شہر پر کیا گیا۔ لیور کوزن کو بھی بموں کا نشانہ بنایا۔ جہاں کیمیاوی اشیاء کے بہت سے کارخانے ہیں۔ بخارسٹ پر بھی حملہ کیا گیا۔ گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں اس شہر پر یہ تیسرا حملہ ہے۔

لنڈن ۸ مئی۔ اٹلی میں تمام مورچوں پر توپوں نے پہلے سے زیادہ سرگرمی دکھائی۔

واشنگٹن ۹ مئی۔ بھاری امریکن بمبار ٹوکیو سے پندرہ سو میل کے فاصلہ پر واقع ایک جاپانی اڈے گوام پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ ایک بار پہلے بھی گوام پر حملہ ہو چکا ہے۔ ۲۵ جاپانی طیارے مقابل پر آئے۔ مگر ان میں سے سات برباد کر دیئے گئے۔ تمام امریکن طیارے اپنے اڈوں پر واپس آ گئے۔

لنڈن ۹ مئی۔ امریکن گورنمنٹ نے اس امر کی شکایت کی تھی۔ کہ جاپان گورنمنٹ امریکن جنگی قیدیوں اور شہری نظربندوں سے اچھا سلوک نہیں کرتی۔ جاپان گورنمنٹ نے سوئٹزرلینڈ کی حکومت کی معرفت اس کا جواب دے دیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ امریکن گورنمنٹ کو اس بارہ میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ اگر قیدیوں اور نظربندوں کے لئے تحائف کے پارسلوں پر مشتمل جہاز روس کی بندرگاہ ولاڈی واسٹک میں پہنچا دیا جائے۔ تو جاپان گورنمنٹ یہ اشیاء قیدیوں اور نظربندوں کو پہنچا دے گی۔ جاپان گورنمنٹ نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ امریکہ میں جاپانی نظربندوں سے اچھا سلوک نہیں کیا جاتا۔

دہلی ۹ مئی۔ آسام کے محاذ پر کوہیما کے علاقہ میں اتحادی فوجوں نے جن اگلی چوکیوں پر قبضہ کیا ہے۔ جاپانی انہیں واپس لینے کے لئے بڑا زور لگا رہے ہیں۔ مگر ہر بار انہیں سخت نقصان اٹھاکر پیچھے ہٹنا پڑا۔ کوہیما کا علاقہ پانچ ہزار فٹ کی بلندی پر ہے۔ کوہیما کے گاؤں کی آبادی چار ہزار ہے۔ اس کے نصف حصہ پر اتحادیوں کا قبضہ ہے۔ آس پاس کی پہاڑیوں کے کچھ حصے بھی ہمارے قبضہ میں ہیں۔ دشمن نے پلیل روڈ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ مگر اسے سخت نقصان اٹھاکر پیچھے ہٹنا پڑا۔

پونا ۸ مئی۔ گاندھی جی نے کل رات آرام سے گزاری۔ کل ان کا موَن برت تھا۔ اسلئے دن میں بھی ان کو کافی آرام ملا۔ آپ کا ایکسرے کرنے پر معلوم ہوا دل کچھ بڑھ گیا ہے۔ اور خون تیزی سے رگوں میں گردش کر رہا ہے۔ کل شام آپ نے جز ملنے والوں کی ایک پارٹی سے ملاقات کی۔ آپ خوش خوش نظر آتے تھے۔

لنڈن ۹ مئی۔ مسٹر سلیمان محمد ناناجو گیارہ سال تک ٹرانسوال انڈین کانگرس کے صدر رہ چکے ہیں فوت ہو گئے

لنڈن ۹ مئی بحیرہ روم کے اتحادی بیڑے کے کمانڈر نے اعلان میں کہا ہے کہ ۵ ہفتے تک اتحادی طیاروں نے دشمن کے ٹھکانوں پر دو لاکھ ٹن بم برسائے۔ پلوئسٹی میں تیل کے کارخانوں کو اتنا سخت نقصان پہنچ چکا ہے کہ اب وہ صرف ۲۵ فیصدی تیل تیار کر سکتے ہیں۔ جس سے کارخانوں کی مرمت پر کئی ماہ صرف ہوں گے روس میں جرمن سرگرمیوں کا تمام تر دارومدار پلوئسٹی کے تیل کے کارخانوں پر ہے۔

ماسکو ۹ مئی۔ کریمیا میں روسی فوجیں سیباسٹوپل کی سب سے بڑی جرمن ڈیفنس لائن کے اندر داخل ہو چکی ہیں۔ اور چار میل آگے بڑھ کر کئی اہم پہاڑیوں پر قبضہ کر چکی ہیں۔ سیباسٹوپل کی بیرونی فصیلوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ روسی جہازوں نے چار جرمن جہاز ڈبو دیئے۔ جن میں فوجیں لدی ہوئی تھیں

لاہور ۹ مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پنجاب راشننگ آرڈر فوری طور پر نافذ کر دیا گیا ہے۔ گو ابھی اناج کا راشن شروع نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah